رملہ بخاری

ڈوب جاؤ گے

میرے گلشن کی خوشبوؤں کے عدو
میرے لوگوں کی الفتوں کے غنیم
میری خوشیوں کو روندنے والو
میرے گھر کے حسیں اجالوں کو
شب تیرہ میں ڈھالنے والو
میرا اعلان غور سے سن لو
اس چمن کے تمام پیر و جوان
اپنے محکم یقین کی صورت
اپنے عزم صمیم کے پیکر
باہمی اتحاد کے مبلغ ہیں
الفتوں شفقتوں کے داعی ہیں
پیار و مہر و، وفا کی غیرت ہیں
جاں نثاری و جاں سپاری ہی
ان کے جذب و جنوں کی غایت ہے
تم میں ہمت ہے گر جفا کوشو!
روک لو یہ طلوع صبح کرم
اپنے تخریبی زہر قاتل سے
توڑ ڈالو محبتوں کے بھرم
لیکن اے کند ذہن لوگو تم
ایسا ہرگز نہ کر سکو گے کبھی
اس چمن کی حسیں مہک پھر سے
چاروں اطراف پھیل جائے گی
میرے آنگن کی گمشدہ رونق
مثل آفتاب لوٹ آئے گی
میری معصوم و دلربا خوشیاں
ہو کے بے خوف مسکرائیں گی

دیکھ لینا! یہ سرزمین وفا
تم سے ناخلف بے وفاؤں کو
اپنی آغوش کی پناہ گاہ سے
ایک دن یوں نکال پھینکے گی
کہ تم کبھی بھی سنبھل نہ پاؤ گے
اپنی بربادیوں پہ رو رو کر
شب تیرہ میں ڈوب جاؤ گے